36800 ـ نذر مانی کہ اگر خاوند کے اختلافات ختم ہو گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے جمعرات کا روزہ رکھے گی

سوال

ایك عورت اور اس کے خاوند کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے، تو اس عورت نے نذر مانی کہ جب بغیر طلاق کے اختلافات ختم ہو گئے تو وہ ساری عمر جمعرات کا روزہ رکھے گی، اختلافات ختم ہو گئے اور اس نے جمعرات کا روزہ رکھنا شروع کر دیا، اللہ کی قدرت کہ وہ سب عورت کے میکے گئے تو وہی اختلافات دوبارہ پیدا ہو گئے، اور خاوند نے غصہ اور جوش کی حالت میں اسی لحظہ طلاق دے دی، عورت جمعرات کا روزہ رکھتی رہی، اور کچھ مدت بعد ان کی صلح ہو گئی اور اختلافات مکمل طور پر ختم ہو گئے.
کیا اسے پوری عمر جمعرات کا روزہ رکھنا لازم ہے، یہ علم میں رہے کہ ایك اور نذر پور کرنے کے لیے وہ ساری عمر سوموار کا روزہ رکھ رہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام اسے نذر معلق کا نام دیتے ہیں، اور وہ یہ کہ نذر کو کسی معین چیز کے حصول پر معلق کیا جائے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی نذر مانی گئی چیزاطاعت والا فعل ہو تو اس کے حصول کی صورت میں نذر پوری کرنا واجب اور ضروری ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت کی نذر مانی تو وہ اس کی معصیت و نافرمانی نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نیکی اوراطاعت کی نذر کے بارہ میں کہتے ہیں:

(یہ تین قسم کی ہے:

پہلی قسم: کسی نعمت کے حصول یا پھر کسی مشکل اور تکلیف کے دور ہونے کے بدلے میں اطاعت و فرمانبرداری

کی نذر ماننا: مثلا کوئی یہ کہے: اگر اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو میرے ذمہ ایك ماہ کے روزے، تو جس چیز کی شرع میں اصلا وجوب کی دلیل ملتی ہو اس میں اطاعت کرنا لازم ہو گی مثلا روزے، نماز، صدقہ، اور حج، اہل علم کا اجماع ہے کہ اس نذر کو پورا کرنا لازمی ہے ....)

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (13 / 622).

اور اس نذر میں معلق شرط خاوند اور بیوی کے مابین بغیر طلاق کے اختلافات کا خاتمہ تھی.

اور اس سوال کرنے والی عورت کا قصہ دو معاملوں سے خالی نہیں ہے:

یا تو اس کا مقصد نذر کے وقت معین اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہونا تھا، تو اس حالت میں شرط کے حصول کی بنا پر نذر پوری کرنی واجب ہے، کیونکہ ان کا اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہو گیا تھا، اور اس کے بعد طلاق اس پر اثر انداز نہیں ہو گی، کیونکہ ہو سکتا ہے اس وقت اور کوئی اختلاف ہو گیا ہو.

اور یا پھر عورت کا مقصد یہ تھا کہ وہ اختلاف جو کسی معین سبب کی بنا پر ان میں پیدا ہوا ہے وہ مکمل طور پر ختم ہو جائے، وہ اس طرح کہ اختلاف دوبارہ نہ ہو، تو اس حالت میں اس پر روزے لازم نہیں کیونکہ شرط حاصل نہیں ہوئی، کیونکہ اختلاف دوبارہ پیدا ہو گئے، اور اس کے باعث طلاق بھی ہو گئی.

اور لگتا ہے کہ سوال میں جو عبارت (اللہ تعالی کی قدرت کہ وہی اختلافات دوبارہ پیدا ہو گئے) اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے.

تو عورت کو چاہیے وہ اپنا مقصود محدود کرے اور پھر اس پر جو شرعا لازم آتا ہے اس پر عمل کرے.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر اصلا مکروہ ہے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا:

" یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایك بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

مازری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

احتمال ہے کہ نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر اس کے لیے لازم ہو جاتی ہے، تو وہ اسے بغیر چستی کے تکلف کے ساتھ پورا کرتا ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر کی بنا پر وہ اس عمل کو اس مطلوبہ عمل کے

معاوضہ کے طور پر سرانجام دیتا ہے، تو اس بنا پر اس کا اجر کم ہو جاتا ہے.

اور عبادت کی شان تو یہ ہے کہ وہ تو محض اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور احتمال ہے کہ نذر کی نہی اس وجہ سے ہو کہ بعض جاہل قسم کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نذر تقدیر کو پلٹ دیتی ہے، اور مقدر میں لکھی ہوئی چیز کو روك دیتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوف سے منع کر دیا کہ کہیں جاہل اس کا اعتقاد نہ رکھ لے، اور حدیث کا سیاق بھی اس کی تائید کرتا ہے. واللہ تعالی اعلم. اھـ

ماخوذ از: شرح مسلم للنووی .

لہذا مومن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی نذر کے ہی اطاعت و فرمانبرداری کرے.

واللہ اعلم .